کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں،

منفرد اپنی کسی بھی نماز میں جہر کر سکتا ہے یا نہیں؟ عام ہے کہ یہ جہر فرائض میں ہو یا سنن ونوافل میں اور کتنی مقدار تک جہر کی اجازت ہے۔

المستفتی
ابوالقاسم محمد راشد ڈسکوی

شعبہ اندراج
دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور
آمد وار نمبر ۹۸۲ نام محمد قسیم اللہ
تاریخ آمد 7.4.22 تاریخ روانگی
فتویٰ نمبر ۳۲/۲۹۴/۲۰۲۲ نوعیت نماز
دستخط

باسمہ تعالیٰ!

الجواب وباللہ التوفیق۔

شریعتِ مطہرہ میں نماز کو بنیادی رُکن کی حیثیت حاصل ہے لہذا اس میں شریعت کا مزاج یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے نمازی کی توجہ کا خیال رکھا جائے لہذا اگر کوئی نماز میں توجہ اور شوق پیدا کرنے کے لئے جہر کرنا چاہے تو شرعی اُصول کے مطابق اس کے لئے رخصت موجود ہے بلکہ بعض جگہوں میں جہر کو مستحسن بھی قرار دیا گیا ہے۔

صورتِ مسئولہ میں اگر منفرد کسی فرض نماز کی ادائیگی کرنا چاہتا ہے تو جہری نمازوں میں اس کے لئے جہر کرنا جائز ہے البتہ سری نمازوں میں وہ قطعاً جہر نہیں کر سکتا۔ اور اگر منفرد کسی جہری نماز کی قضاء کر رہا ہے تو قضاء کے وقت کا اعتبار ہوگا، اگر وقت جہری ہو تو اس کو جہر کی اجازت ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح دن کے نوافل میں بھی اس کو جہر کی اجازت نہیں البتہ رات کے نوافل میں اختیار ہے، بہتر یہ ہے کہ جہر کرے۔

جہر کی مقدار کے متعلق فقہاء کے ہاں زیادہ مناسب قول یہ ہے کہ ادنیٰ جہر کرے اور ادنیٰ جہر یہ ہے کہ نمازی کی قراءت کو دوسرا شخص سن سکے۔ تاہم فقہاء نے جہر و اخفاء کے مابین راستہ اختیار کرنے کی بھی اجازت دی ہے جس سے توجہ بھی برقرار رہے اور کسی کو تکلیف بھی نہ ہو۔

Scanned by CamScanner

والدليل على ذلك -

" ويخير المنفرد في الجهر " وهو افضل ويكتفي بأدناه (إن أدّى) وفي السرية يخافت حتماً على المذهب ـــــ ويخافت المنفرد حتماً إن قضى الجهرية في وقت المخافتة " ـ (الدر المختار ج: ٣ / ٢٥٢)

" وادنى الجهر اسماع غيره وادنى المخافتة اسماع نفسه "
(الدر المختار على رد المحتار ج: ٣/ ٢٥٢)

" واما النوافل فلا يخلو اما ان تكون لنوافل النهار او لنوافل الليل ، فأن كانت لنوافل النهار يكره الجهر فيها لانها تابعة للفرائض واما لنوافل الليل فلا بأس بالجهر فيها لكن الافضل ان يكون بين الجهر والاخفاء " ـ
(التاتارخانية ج: ١ / ٣٣٠)

كتبه
محمد فهيم الله
المتخصص في الفقه الاسلامي والافتاء
جامعة عثمانية پشاور -

الجواب صحيح
[illegible]

الجواب صحيح
[illegible]
٥ / ٥ / ١٤٤٣ھ

دار الافتاء
جامعة عثمانية پشاور